روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 14 جون 2016ء 8 رمضان 1437 ہجری 14۔احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 135

تقویٰ کے معنے باریک در باریک گناہ سے بچنا ہے جس میں بدی کا شبہ ہو اسے چھوڑ دو

روزوں کی فرضیت کی غرض تقویٰ اختیار کرنا اور برائیوں سے بچنا ہے، حضرت مسیح موعود کے ارشادات

جس شخص کا قول وفعل برابر نہیں وہ غضب کے لائق ہے، اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جون 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جون 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ البقرہ آیت 184 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ مومنوں پر روزوں کی فرضیت اس لئے کی گئی تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور برائیوں سے بچ جاؤ۔ تقویٰ کے معیار بڑھانے، انسان کو مستقل نیکیوں پر قائم کرنے، اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اسی طرح انسان کے گزشتہ گناہ بخشوانے کی ٹریننگ کے لئے ہر سال یہ مقدس مہینہ ایک مومن کی زندگی میں آتا ہے۔ پس جس شخص نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے وہ رمضان کے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ پس یہ کامیابی تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی حاصل ہوگی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے تقویٰ کے حصول سے متعلق ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ راہنما باتیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بڑھاتے ہوئے تقویٰ پر قائم کرتی ہیں اور جس تربیت کے مہینے سے ہم تقویٰ کے حصول کے لئے گزر رہے ہیں ان کے لئے لائحہ عمل بھی مقرر کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعے سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ فرمایا کہ تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو، جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں ہے تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں، ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم کرو جن کا مدعا یہی تھا کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ آنحضرت ﷺ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہو، معجزات دیکھنا چاہتے ہو اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اپنی زندگی بھی خارق عادت بنالو۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے، تقویٰ کے معنی ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا ہے، جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو، اس سے بھی کنارہ کرے۔ اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا میں سے کوئی عضو پاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔ اگر کسی کی زبان گندی ہے، روزے رکھنے کے باوجود لڑائی جھگڑوں اور گالم گلوچ سے باز نہیں آتا یا اس کے ہاتھوں سے غلط کام ہو رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا دل بھی صاف نہیں اور یہ تقویٰ سے دور ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں، یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ بلاوجہ غصے اور غضب سے بچنا چاہئے۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے اور چھوٹا کون ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں، جو مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ پس جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ پھر فرمایا کہ سچی فراست اور عقل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو سوچو اور فکر کرو، قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھو۔ قرآن کریم پر غور اور تدبر تقویٰ میں بڑھاتا ہے۔ اس رمضان کے مہینہ میں تزکیہ نفس کی کوشش کرو، اپنے قویٰ کو پاک صاف کرو۔ اگر دین کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر پڑتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ کا سچ بولنے کا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ یہ بات ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ کیا ہم نے اپنی برائیاں چھوڑ دی ہیں۔ تقویٰ کا تقاضا ہے کہ ہم جھوٹ جیسی برائی سے بچیں۔ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا قول وفعل برابر نہیں تو وہ غضب کے لائق ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اس خاص ماحول میں حکم خدا کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ آف یوکے کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر اور مکرم حمید احمد صاحب ضلع اٹک پاکستان کی شہادت پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

بقیہ روزے

حضرت ابوھریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی نے رمضان کو پایا (اور وہ گزر گیا) اور اس شخص کے ذمہ اس رمضان میں سے کوئی روزہ باقی رہ گیا تو اس وقت تک اس کا یہ رمضان قبول نہ ہوگا جب تک کہ وہ اس روزے کو نہ رکھ لے۔

(کنز العمال جلد 8 صفحہ 494 حدیث نمبر 23794)

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ناصرات ڈنمارک کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ ڈنمارک کے دوران ناصرات کے ساتھ کلاس ہوئی۔ جس کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

14 جون	8:00pm, 12:30pm
15 جون	6:15am
19 جون	8:00pm, 12:50pm
20 جون	6:20am

نماز سب سے اہم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک ہے بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں‘‘۔

’’نمازوں کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہوگی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے‘‘۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت میڈیکل آفیسر

شعبہ پیڈز فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تجربہ کار میڈیکل آفیسرز کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند ڈاکٹرز صاحبان اپنی درخواست صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر کو بھیج دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں، اگر آپ کے مال بڑھے ہیں، جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کے لئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے

ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں کو جو احمدیت میں شامل ہوئے، چاہے پیدائشی ہیں، چاہے بعد میں بیعت کر کے آنے والے ہیں، چاہے ہجرت کر کے آنے والے ہیں یا یہاں کے رہنے والے ہیں سب کو ان باتوں پر غور کرنا ہوگا کہ اب انہیں دین حق کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں

حضرت اقدس مسیح موعود کے مختلف ارشادات کے حوالہ سے نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے، لوگوں سے احسان کا سلوک کرنے، اخلاق میں بہتری پیدا کرنے، دعوت الی اللہ کرنے اور ایمانی ترقی کے لئے لغویات سے بچنے وغیرہ امور کی بابت اہم نصائح

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں، بہت لمبی لمبی دعائیں کیں، بڑی دعائیں کیں اور قبول نہیں ہوئیں اپنے دلوں کو ٹٹولیں، جائزے لیں کہ کہیں کوئی مخفی شرک تو نہیں۔ کسی قسم کی بدعات میں تو ملوث نہیں۔ یا اور ایسی باتیں تو نہیں ہو رہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 مئی 2016ء بمطابق 6 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

تقریباً گیارہ سال پہلے میں یہاں آیا تھا۔ وقت گزرنے کا پتا نہیں چلتا۔ کئی بچے تھے جو آج جوان ہو گئے ہوں گے۔ کئی ایسے ہوں گے جو بچوں کے ماں باپ بن چکے ہوں گے۔ ظاہری طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں جماعت پر بہت فضل فرمایا ہے اور (بیت الذکر) کے ساتھ ایک بڑا ہال، دفاتر، لائبریری اور دوسری سہولیات مل گئیں۔ اسی طرح (بیت الذکر) کے سامنے جو مکان لیا تھا اس میں بھی بڑی وسعت پیدا ہو گئی اور مشنری کی رہائش گاہ، گیسٹ ہاؤس اور ایک بڑا ہال میسر آ گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں، اگر آپ کے مال بڑھے ہیں، جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ شکر گزاری کس طرح ہو اور اس کا کیا تقاضا ہے؟ ہم جو اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں، جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو مانا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو وہ اسے واپس لائے گا تو پھر ہمیں اپنی سوچیں بھی مومنانہ بنانی ہوں گی۔ ہمیں ظاہری شکر گزاری یا صرف منہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح زندگی گزار رہے ہیں جو ایک مومن کی زندگی ہے اور جس کی تفصیل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہے اور جسے اس زمانے میں کھول کر ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا۔

مَیں نے اُس وقت بھی یہاں کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی، جب میں گیارہ سال پہلے یہاں آیا تھا جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا اور اکثر اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت اور نعمت عطا فرمائی ہے اس کے ذریعہ سے میری باتیں ہر احمدی تک پہنچ رہی ہیں بشرطیکہ وہ انہیں سننا چاہے۔ بہر حال میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کے لئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے ورنہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہمارے قدم رک گئے یا دینی باتوں میں عدم توجہگی پیدا ہو گئی یا ہوتی رہی تو ہم اپنی نسلوں کو بھی دین سے دُور کرنے والے ہوں گے اور یوں انہیں اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل سے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی محروم کرنے والے ہوں گے یعنی مسیح موعود کی بعثت اور اس کا ماننا۔ جن کے باپ دادا احمدی ہوئے اگر ان کی نسلیں دین سے دُور ہٹ گئیں تو وہ اپنے بڑوں کی، اپنے بزرگوں کی دعاؤں سے محروم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نیکی کا اجر دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے۔ اگر کسی کی نیکی ہو اور خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو تو اولادیں بھی اس سے فیض پاتی ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ تمہیں اپنے عمل درست کرنے ہوں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا فیض ہمیشہ جاری رہے۔ جن کے بزرگ احمدی ہوئے ان بزرگوں نے تو اپنے عہد بیعت کو نبھایا اور دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس خواہش اور دعا کے ساتھ رخصت ہوئے کہ ان کی نسلیں بھی یہ عہد نبھانے والی ہوں۔ پس اس وقت آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس عہد کو نبھانے والے ہیں جس کی تلقین ہمارے بزرگوں نے ہمیں کی تھی یا جس راستے پر ہمارے بزرگ ہمیں ڈالنا چاہتے تھے۔ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا حقیقت میں ہم اپنا عہد بیعت نبھا رہے ہیں یا صرف روایتاً اپنے بڑوں کے بزرگوں کے دین پر قائم ہیں۔ صرف رشتہ داری اور معاشرتی تعلقات کی وجہ سے جماعت میں شامل ہیں اور ابھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اسی طرح جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہے وہ یہ جائزے لیں کہ کیا ہم نے اپنے ایمان میں بڑھنے اور اپنے عملوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں یا وہ ایک وقتی جذبہ تھا جس کی وجہ سے احمدیت کو قبول کر لیا۔ کسی بات سے متأثر ہو کر احمدیت قبول کر لی اور ابھی تک وہیں کھڑے ہیں جہاں پہلے دن تھے۔ فائدہ تو ہمیں تبھی ہوگا جب ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہوگا۔ جو ترقی یافتہ ملکوں میں ہجرت کر کے آئے ہیں ان ممالک میں انہیں مسلسل یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بہتر

حالات نے انہیں دین سے دُور تو نہیں کر دیا؟ یورپ کی ترقی سے متأثر ہو کر دین کو بھول تو نہیں گئے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کوسوو، مشرقی یورپ سے آئے ہوئے بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مانا ہے، انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔

غرض کہ یہاں مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں کو جو احمدیت میں شامل ہوئے، چاہے پیدائشی ہیں، چاہے بعد میں بیعت کر کے آنے والے ہیں، چاہے ہجرت کر کے آنے والے ہیں یا یہاں کے رہنے والے ہیں سب کو ان باتوں پر غور کرنا ہوگا کہ اب انہیں (دین حق) کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا پیدائشی احمدی ہوں، پرانے احمدی ہوں یا نئے آنے والے احمدی ہوں، ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ بیعت کا حق ادا کر رہے ہیں یا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم پر جو ذمہ داریاں حضرت مسیح موعود نے ڈالی ہیں انہیں ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا اپنی حالتوں کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شعور ابتدا سے ہی پیدا ہو جائے؟ کیا ہمارے اپنے عمل (دینی) تعلیم کے مطابق ہمارے بچوں کے لئے نمونہ ہیں؟ کیا ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ہے؟ یہ باتیں ہر ایک اپنے جائزے لے کر خود بہتر طور پر جان سکتا ہے۔ ان باتوں کی گہرائی جاننے اور اپنے جائزوں کے بہتر معیار مقرر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے ہماری رہنمائی فرمائی ہوئی ہے۔

اس وقت میں ان میں سے چند باتیں پیش کروں گا جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔ ایک مجلس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بڑے درد سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جب کہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے۔'' (نہ اپنے ذمہ حق ادا کرتے ہیں، نہ جو وصایا ہیں، وصیتیں ہیں ان کو پورا کرنے والے ہیں۔) ''دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں''۔ (اس وقت دین مقدم ہونے کے بجائے دنیا مقدم ہو جاتی ہے۔ دنیا کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں چاہے دین بیشک چلا جائے۔) آپ فرماتے ہیں ''ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصہ میں دیکھی جاتی ہیں''۔ رشتہ داروں میں جائیدادوں کی آپس میں تقسیم ہو رہی ہو یا مسائل پیدا ہو رہے ہوں وہاں یہ باتیں دیکھی جاتی ہیں اور آج بھی یہ روزمرہ کی باتیں ہیں۔ پھر فرمایا کہ ''لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلے میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں''۔ اگر گناہوں سے بچے ہوئے ہیں تو اس لئے نہیں کہ نیکی غالب ہے۔ اس لئے کہ جرأت نہیں ہے، بعض چیزوں کا خوف ہے۔ مگر جب وہ خوف دُور ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا ''آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتا ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے''۔ جن لوگوں میں سچے تقویٰ اور ایمان کا بیج ہے اس کو ضائع نہ کرے، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ''جب (اللہ تعالیٰ) دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔ وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحْنُ ...... (الحجر:10)۔ بہت سا حصہ احادیث کا موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔'' اُس زمانے میں بھی (-) کا یہ نقشہ کھینچا گیا اور آج بھی یہی حالت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے''۔ اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ یہ میدان خالی ہو رہا ہے، لوگوں کے دل نیکی اور تقویٰ سے خالی ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انسانی ہمدردی کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے یہ پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے۔ فرمایا کہ ''اور لوگ ایسے ہی دور رہیں۔ اس لئے اب ان کے مقابلے میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری (-) ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔''

پس جیسا کہ میں نے پہلے کہا اگر ہم جائزہ لیں تو یہ صرف اُس زمانے کے لوگوں کا نقشہ نہیں ہے جب آپ اپنے زمانے کے لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے بلکہ آج بھی ہمیں یہی باتیں نظر آتی ہیں۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہیں؟ دوسروں کو تو چھوڑیں، ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم میں سے کتنے ہیں؟ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا ہم اپنے دنیاوی کاموں کو اپنی عبادت پر قربان کرتے ہیں یا اس کے الٹ ہے کہ ہماری عبادتیں ہمارے دنیاوی کاموں پر قربان ہو رہی ہیں؟ ایسے بھی ہیں جو اگر وقت پر نماز پڑھ بھی لیں تو گلے سے اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا حال تو علیحدہ ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو نہیں مانا۔ ہم میں سے بھی ایسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے معاملات میں احسان کا سلوک کرو۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو احسان کا سلوک تو ایک طرف رہا دوسرے کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں جو دنیا کا نقصان تو برداشت نہیں کرتے لیکن دین کا نقصان ہو رہا ہو تو برداشت کر لیتے ہیں۔ کتنے ہی ہم میں سے ایسے ہیں جو جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتے۔ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک جاتے ہیں۔ اگر غیر یہ کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ جاہل ہیں۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرے تو بہرحال یہ قابل افسوس بات ہے۔ پس ہر کوئی خود ان باتوں میں اپنا جائزہ لے سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پس ہم نے ان زندوں میں شامل ہونے کے لئے بیعت کی ہے اس لئے اس کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کی باتوں پر ہمیں توجہ دینی ہوگی تاکہ زندوں کی قوم میں شامل ہو سکیں۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ہدایت مجاہدہ اور تقویٰ پر منحصر ہے۔ جب تک تقویٰ پیدا نہ ہو، جب تک انسان کوشش نہ کرے، جب تک اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار نہ ہو، اُس وقت تک حقیقی ہدایت نہیں پا سکتا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْ ...... (العنکبوت:70)۔ یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھاتے ہیں، کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی راہ تلاش کرنے کے لئے ان کی کوشش ہوتی ہے اور پھر دعائیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کی برائیاں دور ہوں، اللہ تعالیٰ ان سے ملے اور اس کے لئے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، یہ آیت جو میں نے پڑھی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے رستے دکھاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اس آیت ''کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے۔'' کہ اگر دل خود ہی اندھیرے اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے،

زبان سے ظاہری دعا تو ہے لیکن بڑی مشکل سے دعا کے الفاظ نکل رہے ہیں۔ جہاں تک اعتقاد کا سوال ہے، ظاہراً تو یہی اعتقاد ہے کہ ہم (-) ہیں، الحمد للہ ایمان رکھتے ہیں۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اعتقادی لحاظ سے سب ٹھیک ہے لیکن عملاً کیا ہے؟ شرک میں بھی مبتلا ہیں۔ بدعات میں بھی مبتلا ہیں۔ دین کے بارے میں نئی نئی باتیں ایجاد کر لی ہیں تو ایسی حالت ہو تو پھر دعا نہیں ہو سکتی اور فرمایا کہ ’’اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔‘‘ جب ایسی طلب ہوتی ہے تو پھر اس کے اچھے نتائج نہیں نکلتے۔ اس لئے ایسی حالت اگر ہو گی تو وہ طلب طلب نہیں رہے گی۔ وہ دل سے نکلی ہوئی دعا نہیں رہے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کے حکموں پر چلنے کے لئے کوشش اور دعا نہیں ہو گی کیونکہ اس کے اچھے نتائج نہیں نکل رہے۔ پس یہ ایک بڑی واضح بات ہے کہ اگر اچھے نتائج نہیں نکل رہے تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارے اندر ہی کوئی کمزوری ہے، ہماری دعاؤں میں کمی ہے، ہمیں دعاؤں کے طریقے اور اسلوب نہیں آتے، ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ ’’جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔ لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔‘‘ پھر جب ایسی حالت ہو جائے کہ انسان بے نفس ہو کر، بے غرض ہو کر اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گرے، اس کے در پر گرے، اس سے دعا کرے تو پھر ایسی حالت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید اور نصرت کو جذب کرتی ہے۔ اس کو حاصل کرتی ہے اور باعث رحمت ہوتی ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے۔‘‘ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ غافل ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر بیٹھا انسان کے دل کے کونوں تک سے واقف ہے۔ ’’اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔‘‘ پس دل کو ہر لحاظ سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہیں بھی دل کے اندر اندھیرا نہ ہو۔ کہیں بھی کسی قسم کے شرک کا پہلو نہ ہو۔ کہیں بھی کسی قسم کی بدعت کا خیال دل میں پیدا نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر عبادتیں عبادتیں نہیں رہتیں، اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہیں کرتا۔ فرمایا ’’اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک اور صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔‘‘ اور جب دل پاک ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان سب کچھ کر رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی ہر قسم کی پرورش اس کی ضروریات کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے۔

پس ایک حقیقی احمدی کو اپنے دل کو ہر قسم کے شرک اور بدعات سے پاک کرنا ہو گا۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں، بہت لمبی لمبی دعائیں کیں، بڑی دعائیں کیں اور قبول نہیں ہوئیں اپنے دلوں کو ٹٹولیں، جائزے لیں کہ کہیں کوئی مخفی شرک تو نہیں۔ کسی قسم کی بدعات میں تو ملوث نہیں۔ یا اور ایسی باتیں تو نہیں ہو رہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

پھر ایک جگہ یہ وضاحت فرماتے ہوئے کہ تقویٰ کا قیام ہی اس جماعت کے قائم کرنے کا مقصد ہے، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’اس سلسلہ سے خدا نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔‘‘ یہ سلسلہ قائم کرنے کا مقصد ہی تقویٰ کا قیام ہے۔ یہ بات ہر ایک کو ذہن میں رکھنی چاہئے۔ فرمایا ’’بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں۔ مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔‘‘ ہم میں سے بہت سے ہیں نیکیاں کرتے ہیں لیکن بعض ایسی برائیوں میں ملوث ہیں جو ہماری نیکیوں کو کھا رہی ہیں۔ فرمایا کہ اچھا کھانا ہو، اچھی چیز ہو، معمولی سا زہر بھی اسے زہریلا کر دیتا ہے اور فرمایا کہ ’’اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے گناہ ریا کاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔‘‘ فرمایا کہ تقویٰ اور طہارت کا نمونہ دکھانا ہے۔

اب ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہیں کہ ہم خود تقویٰ اور طہارت کا نمونہ بن سکیں اور دوسرے ہم سے سبق سیکھیں۔ پس یہ جائزے خود ہم اپنی حالتوں سے لے سکتے ہیں۔

پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ آپ اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ہاتھ سے اس لئے قائم کیا کہ تقویٰ پر چلنے والوں کی جماعت ایک قائم کرے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرنے والوں کی جماعت قائم کرے۔ لیکن فرمایا کہ اس کے باوجود ایسے لوگ بھی ہمارے پاس آ جاتے ہیں جن کی اپنی غرض ہوتی ہے۔ نیکی اور تقویٰ کا حصول ان کی غرض نہیں ہوتی بلکہ ان کے کچھ خود ذاتی مفاد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔‘‘ پھر چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر ایمان کوئی نہیں رہا۔ فرمایا کہ ’’لیکن اگر اس کے مقابلے میں صحابہ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعت توبہ ہی ہے۔‘‘ حضرت مسیح موعود سے ہم جو بیعت کرتے ہیں وہ تو توبہ کی بیعت ہی ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ نیکیوں پر قائم رہنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’لیکن ان لوگوں کی بیعت (یعنی صحابہؓ کی بیعت) تو سر کٹانے کی بیعت تھی‘‘۔ انہوں نے جو بیعت کی وہ تو سر کٹوانے کی بیعت تھی۔ اُس زمانے میں تو تلوار کا جہاد تھا اور اس کے لئے ہر وقت ہر ایک تیار تھا۔ ’’ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے۔‘‘ سب کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ ’’گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اسی طرح پر ان کی کُل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت اور عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے‘‘۔ ان کا اپنا کچھ نہیں تھا۔ نہ ان کو اپنی ذات کی عزت کی پرواہ تھی نہ کسی عظمت کی خواہش تھی۔ نہ کسی بڑے عہدے کی خواہش تھی۔ صرف غرض تھی تو یہ کہ ہم اسلام کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ یہ عہد ہم آج بھی کرتے ہیں لیکن عہدیداروں میں سے بھی ایسے بھی ہیں جو عہدوں کی خواہش رکھتے ہیں کہ شاید محدود طور پر ہی کچھ نہ کچھ جاہ و حشمت کا وہاں سے اظہار ہو جاتا ہے۔ اگر عہدے ملتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں اور پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمت کا جذبہ ان میں پیدا ہو، اس طرف توجہ نہیں ہوتی اور صرف اپنے عُہدوں کا زعم ہوتا ہے۔ پس عہدیداروں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

فرمایا ’’کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے۔‘‘ صحابہؓ میں سے کس کو یہ خیال تھا کہ بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہو جائیں گے۔ عربوں کی جو حالت تھی کسی کو اُس وقت خیال آ سکتا تھا؟ بالکل نہیں۔ ’’یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔‘‘ وہ جاہ و حشمت نہیں چاہتے تھے۔ وہ عہدے نہیں چاہتے تھے۔ عظمت نہیں چاہتے تھے۔ عزت نہیں چاہتے تھے۔ وہ تو قربانی چاہتے تھے اور اسی میں ان کے لئے لذت تھی۔ اسی میں ان کو مزا آتا تھا۔ فرمایا کہ ’’یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے۔ لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا۔‘‘ وہ تو ہر قربانی کے لئے تیار تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور اپنی عنایت سے ان کو اتنا نوازا۔ ’’اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔‘‘ کئی گنا اور

ہزاروں گنا کر دیا۔

پھر بڑے درد سے ہمیں ہمارے اخلاق کے بہتر ہونے، نیکیوں پر قائم ہونے، برائیوں کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو شخص اپنے ہمسائے کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔‘‘ اپنے ہمسایوں کو اگر ہمارے احمدی ہونے کے بعد ہم میں تبدیلی نظر آتی ہے یا ہر احمدی جو ہے اپنے ہمسائے سے ایسا سلوک کرتا ہے کہ وہ حیران ہو کہ یہ انسان عام انسانوں میں سے نہیں ہے تو گویا وہ ایک کرامت دکھاتا ہے۔ ایک معجزہ دکھاتا ہے۔ ایک ایسا کام کرتا ہے جس کو دیکھ کر لوگ حیران و پریشان ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اس کا اثر ہمسائے پر بہت اعلیٰ درجے کا پڑتا ہے‘‘۔ اور اسی اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہمسایہ متاثر ہوتا ہے اور بہت اعلیٰ درجہ کا اثر اس پر پڑتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے اور تہمت لگاتے ہیں کہ افتراء، غیظ وغضب میں مبتلا ہیں‘‘۔ دشمنوں کے بارے میں، غیروں کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ جماعت پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ تہمت لگا رہے ہیں، الزام لگا رہے ہیں کہ احمدی ہونے سے ان کی کیا ترقی ہوگئی؟ جھوٹ، افتراء، بدظنی، غصہ اس میں یہ لوگ ابھی بھی مبتلا ہیں۔ فرمایا کہ ’’کیا یہ ان کے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلے میں آیا تھا‘‘۔ اب ان لوگوں کو فرمایا جو احمدی ہو گئے کہ ان لوگوں کے لئے تو یہ شرم کی بات ہے کہ اچھی چیز سمجھ کر کوئی شخص اس سلسلہ میں آیا تھا یا انہیں دیکھ کر، سلسلے کی تعلیم کو اچھا سمجھ کر سلسلہ میں شامل ہوا تھا۔ فرمایا کہ ’’جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔‘‘ ایک شریف، اطاعت گزار، نیک، تابع دار بیٹا جو ہے وہ اپنے باپ کی نیک نامی کا باعث بنتا ہے اور فرمایا کیونکہ بیعت کرنے والا جو ہے وہ بھی بیٹے کے حکم میں آیا ہے اور اس کی دلیل آپ نے یہ فرمائی کہ ’’اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اُمّہات المومنین کہا گیا ہے گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عامۃ المومنین کے باپ ہیں۔‘‘ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امہات المومنین ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے باپ ہیں۔ فرمایا کہ ’’جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے۔‘‘ عام زندگی میں ہر ایک انسان کا باپ ہے اور وہ ماں باپ جو ہیں کسی روح کو یا بچے کے جسم کو زمین پہ لانے کا موجب بنتے ہیں۔ ماں باپ کی وجہ سے پیدائش کے ذریعہ بچہ اس دنیا میں آتا ہے ’’اور حیات ظاہری کا باعث‘‘۔ یہ زندگی جو اس کو ملتی ہے ایک باپ کی وجہ سے ہے۔ ’’مگر (اس کے مقابلے میں) روحانی باپ آسمان پر لے جاتا (ہے)۔‘‘ جسمانی باپ زمین پر لے کر آتا ہے اور روحانی باپ آسمان پر لے کر جاتا ہے۔ روحانیت میں ترقی کرواتا ہے ’’اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔‘‘ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا کہ ’’کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟‘‘ کبھی پسند نہیں کرو گے کہ بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے۔ نہ کوئی باپ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا بیٹا اسے بدنام کرنے والا ہو۔

پس اس واسطے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا اپنے نمونے ایسے بناؤ کہ نہ دوسروں کی ٹھوکر کا باعث ہو، نہ اپنے باپ کو بدنام کرنے والے ہو۔ فرمایا ’’کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ (کوئی پسند کرتا ہے) طوائف کے ہاں جاوے؟ (طوائفوں کے پاس چلا جائے) اور قمار بازی کرتا پھرے؟ شراب پیوے یا اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو‘‘۔ جؤا، شراب اس قسم کی حرکتیں کر رہا ہو۔ کوئی باپ پسند نہیں کرتا۔ کوئی نیک (-) باپ یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کا بیٹا اس طرح کی حرکتیں کرتا ہو بلکہ بعض حرکتیں، بعض باتیں ایسی ہیں جو غیر مسلم بھی پسند نہیں کرتے۔ فرمایا کہ ’’شراب پیوے اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں‘‘۔ فرمایا کہ ’’میں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس فعل کو پسند کرے لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے پھر زبانِ خَلق بند نہیں ہو سکتی‘‘۔ اگر کوئی بیٹا ایسا کرے تو پھر لوگ اس پہ انگلیاں اٹھائیں گے۔ اس کے متعلق باتیں کریں گے۔ اس کے باپ کے متعلق بھی باتیں کریں گے۔ ’’لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عنداللہ ماخوذ ہوتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں پھر آجاتا ہے۔ ’’کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔‘‘ جو پہلے شروع میں کہا گیا تھا اس کی یہاں وضاحت کر دی۔ فرمایا ’’پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔‘‘ کوشش کرو۔ اپنی کوششیں کامیاب نہ ہوں تو یہ نہ سمجھو کہ بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ دعائیں کرو اور دعائیں کرو اور اتنی دعائیں کرو کہ جن کی انتہا نہ ہو لیکن صدق سے اٹھے ہوئے ہاتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو تو سچائی سے اپنے دل کو ٹٹولتے ہوئے دیکھو کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ یہی میں چاہتا ہوں۔ یہی میں اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہوں۔ کیونکہ اگر اس طرح ہوگا، سچائی کی تحریک دل میں پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں ہاتھ اٹھیں گے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور انسان جھکے گا تو پھر ایسے ہاتھ پھر خالی واپس نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ ضرور نوازتا ہے۔ فرمایا ’’ہم تجربے سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔‘‘

پھر فرمایا کہ ’’یہ ایک یقینی بات ہے اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔‘‘ اپنے ساتھیوں کے لئے، دوسرے انسانوں کے لئے اگر ہمدردی کا جوش نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے تم کنجوس ہو، بخیل ہو۔ فرمایا کہ ’’اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بلاؤں۔‘‘ یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ بھلائی کی اور خیر کی راہ ہم نے دیکھی تبھی ہم نے احمدیت کو قبول کیا اس لئے اب ہمارا فرض ہے ہم پکار پکار کے لوگوں کو کہیں کہ آؤ اور یہیں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے رستے دیکھو۔ فرمایا کہ ’’اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں‘‘۔ ہمارا کام بلانا ہے۔ ہمارا کام اصلاح کرنا ہے اس لئے یہ نہ دیکھو کہ کوئی عمل کر رہا ہے کہ نہیں، قبول کرتا ہے کہ نہیں۔ ایک فارسی کا مصرعہ آپ پیش کرتے ہیں۔

’’کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم‘‘

کہ کوئی سنے یا نہ سنے میں تو کہتا ہی رہوں گا یا نصیحت کرتا ہی رہوں گا۔

پس اپنے نیک نمونے قائم کر کے ہمیں پھر (دعوت الی اللہ) کا حق بھی ادا کرنا ہوگا اور ہر احمدی پر یہ ذمہ داری ہے، اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ لوگ سنیں گے بھی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہیں بھی سنتا تب بھی ہمیں پیغام پہنچاتے رہنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کی جماعت سے منسوب ہو کر ہمیں اپنے نمونے بھی اعلیٰ معیاروں کے پیش کرنے چاہئیں اور پھر لوگوں کی توجہ بھی ہماری طرف ہوگی۔

پھر ہمیں ہماری حالتوں کو بہتر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’الہام میں جو یہ آیا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ ......‘‘ یہ طاعون کے متعلق عربی کا الہام ہے۔ اس سے پہلے بھی عربی کے الفاظ ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بھی تیرے گھر کے اندر آئے گا اسے میں بچاؤں گا مگر ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں کہ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِاسْتِکْبَارٍ۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے آپ کو اونچا سمجھتے ہیں۔ اور اس کی آپ نے تشریح یہ فرمائی کہ پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے۔ اب اطاعت کرنے والے تو وہی ہوں گے جنہوں نے مانا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے وہ بھی اس سے مراد ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ بڑا مُنذر اور ڈرانے والا ہے‘‘۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ ضمانت دی کہ جو تیرے گھر میں آئے گا اس کی میں حفاظت کروں گا وہاں یہ بھی ہے کہ جو پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے ان پہ یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔ ان پر یہ واجب نہیں ہو جائے گا کہ ضرور ان کی حفاظت کی جائے یا اللہ تعالیٰ پر یہ واجب نہیں ہو جائے گا کہ ضرور ان کی حفاظت کرے۔ فرمایا ’’اس لئے ضروری ہے کہ

بار بار کشتی نوح کو پڑھو اور قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ تم نے اپنی قوم کی طرف سے جو لعنت ملامت لینی تھی لے چکے۔'' احمدی ہونے کے بعد بہت سارے لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ ''لیکن اگر اس لعنت کو لے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی تمہارا معاملہ صاف نہ ہوا اور اس کی رحمت اور فضل کے نیچے نہ آؤ تو پھر کس قدر مصیبت اور مشکل ہے۔'' فرمایا کہ ''اخباروں والے کس قدر شور مچاتے ہیں اور ہماری مخالفت میں ہر پہلو سے زور لگاتے ہیں۔'' اور آجکل تو پھر یہ مخالفت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ہمارے بہت سارے احمدی لوگ اسی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے یورپ میں آتے ہیں۔ فرمایا ''مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے کام بابرکت ہوتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے ہم اپنی اصلاح اور تبدیلی کریں۔ اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو۔'' فرمایا ''تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سائے میں آ جاؤ۔''

پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ نئے احمدی ہیں یا پرانے ہیں، حضرت مسیح موعود کو مان کر جب تک ہم اپنی عملی اصلاح نہیں کریں گے ان برکات سے فیض نہیں پا سکتے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے سے ملنی ہیں اور نہ ہی ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت کے سائے میں آ سکتے ہیں۔

فرمایا کہ ''ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے۔'' عاجزی پیدا کرنا، خشوع پیدا کرنا یہ ایمان کی بیج کی حالت ہے اور پھر جب یہ ایمان پیدا ہو جائے اور انسان لغو باتیں چھوڑ دے۔ خشوع پیدا ہو جائے اور لغو باتوں کو بھی چھوڑ دو تو پھر جس طرح پودا اگتا ہے ایمان سے بھی نرم نرم سا سبزی باہر نکلنی شروع ہوتی ہے اور پھر فرمایا کہ ''مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں۔'' پھر جو مالی قربانیاں کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، وہ اس پودے کو مزید بڑھاتی ہیں اور اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں ''جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں''۔ درخت کچھ تھوڑا سا مضبوط ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ''پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے''۔ اور جب انسان کے دل میں شہوات پیدا ہوتی ہیں، گندی خواہشات پیدا ہوتی ہیں، نفس کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں، برائیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور انسان ان کا مقابلہ کرتا ہے اور ان کو دبا دیتا ہے نہ کہ ان کو کرنے لگ جائے۔ جب ایسی حالت ہو، جب ان کو دباتے ہو تو پھر یہ جو درخت کی ٹہنیاں نکلی ہوتی ہیں ان میں سختی اور مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے جب انسان اپنے نفس کو مارتا ہے۔ اور فرمایا کہ ''پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔'' پھر جو آپ نے عہد کئے ہیں، جو آپ کے سپرد امانتیں ہیں ان کی اگر صحیح طرح حفاظت کرو۔ ہر ایک نے عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خدام الاحمدیہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، انصار اللہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، لجنہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، جماعت بھی بیعت کے وقت یہ عہد لیتی ہے تو اگر عہد کی حفاظت کرو گے اور اپنی امانتیں جو تمہارے سپرد ہیں۔ امانتیں کیا ہیں؟ جو عہدیدار ہیں ان کے سپرد عُہدوں کی امانتیں ہیں۔ عام احمدی ہے اس کے سپرد امانت ہے کہ وہ احمدیت کا صحیح نمونہ بن کے دکھائے اور کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر یہ ایمان کا درخت جو ہے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جائے گا۔ یہ ساری چیزیں مل کر اس کو مضبوط درخت بنا دیں گی۔ اور فرمایا کہ ''پھر پھل لانے کے وقت (ایک درخت جب بڑا ہو گیا تب اسے پھل لانے کا وقت آ گیا اور پھل لانے کے وقت) ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔''

پھر جب ایسا مضبوط ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس درخت کو پھل لگاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیض پاتا ہے۔ پس ہمیں عاجزی بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسی سے ہم نفس کی قربانی کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اپنے ایمان میں ترقی کر سکتے ہیں۔ لغویات جنہوں نے آجکل ہمیں گھیرا ہوا ہے اور ہر گھر میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کی صورت میں موجود ہیں ان سے بچ سکتے ہیں اور اپنے ایمان میں ترقی کے لئے ان سے بچنا ضروری ہے اور تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول لانے والی شاخیں بن سکتے ہیں۔ اور اپنی بھی اور اپنی نسلوں کی بھی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکتے ہیں۔

ایک موقع پر آپ نے سلسلہ کے روشن مستقبل کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ''یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر (دین حق) کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ (دین حق) کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔''

پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری حالت ایسی ہے کہ ہم شیطان سے جنگ کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ فرمایا: ''مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا'' (ثواب لینے کا تو تھوڑا زمانہ ہے) ''لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر کے دکھائے گا۔ وہ وقت ہو گا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہو گا۔'' جب سورج کی طرح روشن ہو جائے گا تو اس وقت تو لوگ ایمان لائیں گے ہی لیکن وہ ثواب کا موجب نہیں ہو گا۔ ''اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہو گا''۔ گو قبولیت تو ہو گی لیکن وہ معیار نہیں ہوں گے جو آج ہیں جبکہ دنیا ہمیں کچھ نہیں سمجھتی۔ فرمایا ''اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔'' (اور آجکل بہت سارے ممالک میں یا خاص طور پر...... ممالک میں یہ ہو رہا ہے) ''لعنتیں سنے گا۔ مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔ لیکن جب دوسرا وقت آیا اور اس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلے سے پانی گرتا ہے اور کوئی انکار کرنے والا نظر نہ آیا اس وقت اقرار کس پائے کا ہو گا؟ اس وقت ماننا شجاعت کا کام نہیں۔ ثواب ہمیشہ دکھ ہی کے زمانے میں ہوتا ہے۔'' فرمایا کہ ''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے اگر مکہ کی نمبرداری چھوڑ دی (مکہ کے سردار بن سکتے تھے) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک دنیا کی بادشاہی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کمبل پہن لیا'' (یعنی اسلام قبول کیا تو عاجزی، غربت اور تقریباً مسکینی کی حالت ہو گئی اور اتنی دولت تو نہیں رہی) اور فرمایا کہ ''ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم (کہ اب جو بھی ہونا ہے ہو جائے ہم نے کشتی دریا میں ڈال دی ہے) کا مصداق ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا تو کیا خدا تعالیٰ نے ان کے اجر کا کوئی حصہ باقی رکھ لیا؟ ہرگز نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذرا بھی حرکت کرتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک اس کا اجر نہ پا لے۔ حرکت شرط ہے۔'' (خود عمل کرنا ضروری ہے، خود آگے بڑھنا ضروری ہے پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔) ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف معمولی رفتار سے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔'' فرمایا کہ ''ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے۔ جو ہلال کو دیکھ لیتا ہے وہ تیز نظر کہلاتا ہے۔'' (جو پہلے دن کے چاند کو دیکھتا ہے یا پہلے دو تین دن کے چاند کو دیکھ لے اسی کی تیز نظر ہوتی ہے۔) ''لیکن چودھویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا (کہہ دے کہ میں نے چاند دیکھ لیا تو وہ) دیوانہ کہلائے گا۔''

اللہ کرے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط تر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے عمل سے دنیا کو سچائی کا راستہ دکھانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو ہم پر احسانات کئے ہیں ان کا حقیقی رنگ میں شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123390 میں Mansyur Ahmad Yahya

ولد Ahmad Ilyas قوم.... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 20 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mansyur Ahmad Yahya گواہ شد نمبر 1۔ Ahmad Ilyas S/o Tarja گواہ شد نمبر 2۔ Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر 123391 میں Ala Komariah

بنت Kombali Kamaludin قوم.... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukatali/ Sumedang ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ala Komariah گواہ شد نمبر 1۔ Wawan Gun Wan گواہ شد نمبر 2 Aat Supria Tna S/o Askin

مسل نمبر 123392 میں Rohimah

زوجہ Nasirudin Ahmad قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/ Parung ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ 3 گرام 7 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے (2) زمین 140Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rohimah گواہ شد نمبر 1۔ Manirudin Ahmad S/o Sunarya گواہ شد نمبر 2۔ Er Win Purnama S/o Mk. Soedjana

مسل نمبر 123393 میں Evi Kalsum

زوجہ Yusuf Pranoto قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lenteng Agung ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 10 گرام 50 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 42 گرام (3) زمین 225Sqm اس وقت مجھے مبلغ 25 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Evi Kalsum گواہ شد نمبر 1۔ Yusuf Pranoto S/o S.Sugandi گواہ شد نمبر 2۔ Achmad Gumarang Awan S/o Yusuf Pranoto

مسل نمبر 123394 میں Tini Ratin

زوجہ Elon Ahmad Dahlan قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 3 گرام 12 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 40 گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tini Ratin گواہ شد نمبر 1۔ Elon Ahmad Dahlan S/o Rasmita گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Suparja T

مسل نمبر 123395 میں Rukiah

زوجہ Nenju قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زمین 112Sqm (3) زیور 15 گرام 60 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rukiah گواہ شد نمبر 1۔ Nenju S/o Jaya Baskar گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Suparja T

مسل نمبر 123396 میں Aseri

زوجہ Amaludin قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 15 گرام 60 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aseri گواہ شد نمبر 1۔ Amaludin S/o Jurja گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Suparja T

مسل نمبر 123397 میں Juju Juhaenah

زوجہ Rusmanan قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 اپریل 2105 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 7 گرام 28 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 70 گرام (3) زمین 112Sqm اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Juju Juhaenah گواہ شد نمبر 1۔ Elon Ahmad Dhlan S/o Rasmita گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi S/o Suparja

مسل نمبر 123398 میں Hasaudin

ولد Karja قوم.... پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان اس وقت مجھے مبلغ 30 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hasanudin گواہ شد نمبر 1۔ Edi Umaedi Elin Saglta گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad Sahroni S/o Miskar Nur

مسل نمبر 123399 میں Yulianah

زوجہ Ahmad Sahroni قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 20 گرام 60 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 10 گرام 25 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Yulianah گواہ شد نمبر 1۔ Ahmad Sahroni S/o Niska Nur گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi Suparta T

مسل نمبر 123400 میں Muhammad Asari

ولد Raksa قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 140Sqm (2) زمین 154Sqm (3) چاول کی فصل A Rice Field 280Sqm (4) 80 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 15 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Asari گواہ شد نمبر 1۔ Ardiansyah Pirdaus S/o Muhammad Asari گواہ شد نمبر 2۔ Sahibudin S/o Raksa Kalin

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ یکم جون 2016ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں اپنی تقریب تقسیم انعامات ششماہی اول 2016ء و جلسہ یوم خلافت منعقد کروانے کی توفیق ملی۔

تقریب کے مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم اویس احمد ڈھلوں صاحب سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ششماہی اول میں 2 جلسہ ہائے یوم والدین ہوئے۔ چالیس روزہ نماز باجماعت کے 2 اور پندرہ روزہ نماز باجماعت کا ایک مقابلہ کروایا گیا۔ مورخہ یکم تا 3/ اپریل 2016ء کو سیدنا مسرور علمی ریلی کا انعقاد ہوا۔ دوران ششماہی بک بنک کے ذریعے اطفال میں 1 لاکھ 21 ہزار روپے کی کتب اور کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ 1 4 4 اطفال کو فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ دی گئی۔ خدمت خلق کے سیمینارز کروائے گئے۔ 5 اجتماعی اور 7 مثالی وقار عمل کروائے گئے۔ 2 عشرہ اطفال منائے گئے۔ 1139 پودے لگائے گئے۔ 72 تفریحی ٹرپس لے جائے گئے۔ 677 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ 191 کلو اجمیعاً حلقہ جات کی سطح پر ہوئے۔ حلقہ جات کی سطح پر ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ آل ربوہ سپورٹس ڈے بھی منعقد کیا گیا۔ والی بال، باڑی، میرو ڈبہ، فٹ بال، رسہ کشی اور کرکٹ ٹورنامنٹس کروائے گئے۔ واقفین نو کی باقاعدہ کلاسز جاری ہیں۔ حلقہ جات کی سطح پر کلاسز لگا کر اطفال کو کمپیوٹر استعمال کرنا، جلد سازی سائیکل مرمت کرنا اور ٹائپنگ وغیرہ کے ہنر سکھائے گئے۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور خلافت کی اہمیت و برکات پر تقریر کی۔ اطفال کے ایک گروپ نے ترانہ احمدیت پیش کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ مہمانان اور حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

☆............☆............☆

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بالمقابل بیت النور برقبہ 10 مرلہ جس میں 3 بیڈ رومز پر مشتمل کھلا ہوا دار میٹھے پانی، بجلی، گیس کی سہولیات موجود ہیں۔
رابطہ: 03336706649,03356052049

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا نواسہ مرزا حسّان محمود بیگ ڈبل MBA کر کے اب قانون کے پیشے سے منسلک ہورہا ہے۔ خاکسار کی نواسی ڈاکٹر عفیفہ صباحت بیگ نے 31 مئی 2016ء کو ہاؤس جاب مکمل کر لی ہے۔ اسی طرح دوسرا نواسہ مرزا عدنان محمود بیگ سپیس ٹیکنالوجی میں اپنی تعلیم مکمل کر رہا ہے۔ چھوٹی نواسی گریڈ 10 اولیول کی طالبہ ہے۔ احباب کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

مکرم رشید احمد تبسم صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی تنزیلہ صدف واقفہ نو کو ٹانسلز کی تکلیف ہے اور کھانے پینے میں بھی دشواری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عمران احمد صاحب ابن مکرم حمید احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے پھوپھا مکرم غلام عباس بلوچ صاحب آف لندن گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے اور اب عارضہ قلب کی تکلیف کا بھی سامنا ہے۔ عنقریب بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اوقات رمضان المبارک
صبح 8 بجے تا 1 بجے شام 5:30 تا 7 بجے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
نوٹ: رمضان المبارک میں مطب (کلینک) بند رہے گا
047-6211434,6212434

ٹاپ برانڈز / ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
ماہ رمضان میں قیمتوں میں مزید کمی
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

کریسنٹ فیبرکس
سپیشل رمضان آفر
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے۔
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
ڈیجیٹل شرٹس پیس 1150/-
بوتیک شرٹ ڈیزائنرز 850/-
تمام برانڈز کی Replica 1750/-
کلاسک لان 750/-
کرتے ہی کرتے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

Study in
USA
&
Canada
Without & With
IELTS
==============
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC
Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 14 جون

انتہائے سحر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
وقت افطار	7:17
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	41 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 جون 2016ء

9:00 am	درس القرآن
10:00 am	خطبہ جمعہ 23 جولائی 2010ء
12:30pm	حضور انور کے ساتھ ناصرات ڈنمارک کی کلاس
2:00 pm	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
4:05 pm	درس القرآن
8:00 pm	حضور انور کے ساتھ ناصرات ڈنمارک کی کلاس

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

لاثانی گارمنٹس اب پیش کرتا ہے
یکم سے 29 رمضان المبارک تک اپنے معزز کسٹمرز کیلئے ایک شاندار ڈسکاؤنٹ آفر وہ بھی گارمنٹس کی مکمل ورائٹی پر سمر کلیکشن میں عید کیلئے نیو اور پرکشش ورائٹی آ گئی ہے۔ سٹاک محدود ہے۔
فائدہ اٹھائیں کہیں دیر نہ ہو جائے۔
لاثانی گارمنٹس فضل عمر مارکیٹ ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10